سوال

(351) عورت کی تنخواہ اور جائیداد کا مستحق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کا کسی ٹیچر لڑکی سے نکاح ہوا۔ وہ اس وقت اس کی تنخواہ وصول کررہا ہے اور کہتا ہے کہ عورت کی آمدنی صرف شوہر کے لئے ہے عورت کو جائیداد بنانے کا شریعت نے حق نہیں دیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شادی کے بعد بھی عورتوں کے حق ملکیت کو برقرار رکھا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے دیا کرو، ہاں، اگر وہ اپنی خوشی سے انہیں چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھالو۔'' [۴/النسآء: ۴]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہر کے متعلق عورت کا حق ملکیت ثابت کیا ہے۔ اسی طرح وراثت وغیرہ کے کئی ایک مسائل ہیں جن میں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو جائیداد بنانے کا شرعی حق ہے بلکہ بعض احادیث سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض مالدار صحابیات اپنے شوہروں کو زکوٰۃ بھی دیتی تھیں۔ چنانچہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر مال زکوٰۃ صرف کروں تو کیا یہ جائز ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! اس کے لئے دو اجر ہیں ایک رشتہ سے حسن سلوک کرنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔'' [صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، ۱۴۶۶]

اسی طرح حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے بچوں پر مال زکوٰۃ خرچ کرتی تھیں۔ [صحیح بخاری، الزکاۃ: ۱۴۶۷]

اندریں حالات بیوی کو شریعت نے یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ اپنی تنخواہ الگ رکھنا چاہتی ہے تو اسے یہ حق پہنچتا ہے۔ خاوند کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں زیادتی کا مرتکب نہ ہو، البتہ خاوند کو یہ حق بھی شریعت نے دیا ہے کہ بیوی کی ملازمت اگر حقوق کی ادائیگی میں رکاوٹ کا باعث ہے تو بیوی کو ملازمت چھوڑنے پر مجبور کرسکتا ہے اور بیوی کے لئے اس کے حکم کی تعمیل ضروری ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:362